



سوال

(244) دعائیں ہاتھوں کو اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ خطبہ جمعہ کی دعائیں دونوں ہاتھوں کو اٹھالیتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے۔ بعض لوگ سنت موکدہ کے بعد دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کو اٹھالیتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ وتر میں دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھالیتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے۔ امید ہے راہنمائی فرمائیں گے کیا دعائیں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے یا نہیں؟ جزاکم اللہ خیراً۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دعائیں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے اور یہ قبولیت دعا کے اسباب میں سے ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(إن ربکم تبارک وتعالیٰ جہی کریم یستجی من عبده إذا رفع یدیه إلیہ ان یردہما صفراً.) (سنن ابی داؤد الترمذی حدیث: 3556 و سنن ابن ماجہ حدیث: 3866 والمستدرک علی الصحیحین للحاکم: 497)

”تمہارا رب بہت باجاء اور کریم (کرم والا) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے۔“

اس حدیث کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ نیز صحیح مسلم میں حضرت ابوہریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كَلِّمُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ بِمَا تَقُولُونَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَلِّمُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْتُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَبْدِيهِ إِلَى السَّمَاءِ يَأْرَبُ يَأْرَبُ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَبَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ)) (صحیح مسلم الزکاة باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وترہبتا حدیث: 1015)

”اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جلعن والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لے لے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے



قبول ہو۔“

بہت سی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ استسقاء میں اور حجہ الوداع کے موقع پر، ایام تشریق میں حمرہ اولیٰ و ثانیہ کے پاس اور گبر بہت سے موقعوں پر دعائیں ہاتھ اٹھائے تھے لیکن یہ ثابت نہیں کہ نبی ﷺ نے ہر عبادت کے وقت ہاتھ اٹھائے ہوں، لہذا آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے وہاں ہم بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، مثلاً خطبہ جمعہ، خطبہ عید، دونوں سجدوں کے درمیان دعا، نماز کے آخر میں دعا اور نمازہ جگانہ کے بعد دعائیں ہاتھ اٹھانا نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور ہمیں حکم یہ ہے کہ ہم کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں صرف اور صرف نبی ﷺ ہی کے اسوہ کو پیش نظر رکھیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۚ ... سورة الاحزاب ۲۱

”یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 193

محدث فتویٰ